خطبات حجۃ الوداع – مروی متون کے مختلف قطعات کی زمانی ترتیب اور استنادی تحقیق

(The Sermons of the Prophet (S.A.W) Delivered in Hajjah al-wida - Analysis of Chains and Texts of Different Traditions and their Validation)

ڈاکٹر عبدالغفار*

ملک کامران*

Reason of Nomenclature of the **Hujjatul al Wida'a** is that it was the last pilgrimage of the Holy Prophet. It is also known as **Hujjatul al Islam**' as it was the only pilgrim the Prophet performed after emigration. Another name is Hujjatul al Bilagh as the Messenger made the audiences to learn all the problems of Hajj through sayings, actions and characters and informed about the principles of Islam. Among these names **Hujjatul al Wida'a** became more famous. In books of Ehadees most of the narraters used this name. **Hujjatul al Wida'a** is an important chapter which is present in Ehadees and history. Mohaditheen in hadith and historians in history mentioned this name according to their approach. So far, numerous Seerat writers tried to combine these sections but this research could not be done upto the mark. Majority of authors not only managed the authented Ehadees but also included unauthented narrations regarding **Hujjatul al Wida'a**. Not only, in Seerah Books, the timeline of sermons was not maintained but the sermons delivered by Prophet Muhammad ﷺ at three days and at different times and places were mentioned at one place. Moreover All the three sermons were named as one. In this way some historical and unauthentic narrations have been have been introduced as Hujjatul al Wida'a. Prophet ﷺ after traveling about eight days entered the Mecca on 2nd Zil-Hijjah of 10 Hijrah. He went to Mina on 8th Zil-Hijjah and stayed there till morning of 9th Zil-Hijjah and delivered His first address in Field of Arafat. Similarly after performing other Manasak-e-Hajj He delivered his speeches on 10th and 11th Zil-Hijjah. Number of companions accompanying him was about one lac forty four thousand. Sermons delivered on these occasions are known by the name of Summary of Islam and Manifesto of Humanity.

Key words:Hujjatul Wida,Hujjaul Balag,Mohadiheen,Timeline of Sermons

خطبہ حجۃ الوداع ایک اہم تاریخی دستاویز ہےجو ذخیرہ احادیث و روایاتِ تاریخ کی صورت میں موجود ہے۔محدثین اور مؤرخین نے اپنے اپنے فن کے مطابق اسے اپنی تصنیفات میں ذکر کیا ہے۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، (نارووال کیمپس)۔

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا۔

اب تک متعدد سیرت نگاروں نے ان شقوں کواکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے ،لیکن سیرت کی کتابوں میں یکجا کی گئیں روایات کی تخریج

و تحقیق کا کام کماحقہ نہ ہوسکا۔ اکثر مصنّفین نے صحیح احادیث کا اہتمام نہیں کیا بلکہ خطبہ حجۃ الوداع سے متعلق تمام رطب و یابس جمع کردیا ہے۔ اس کے علاوہ کتبِ سیرت میں خطبات کی ترتیب کا بھی کوئی خاص لحاظ نہیں رکھا گیا بلکہ نبی کریم کے خطبات جو آپؐ نے تین دن مختلف مقامات واوقات میں دیے، ایک ہی جگہ جمع کردیئے گئے اور ان تینوں خطبوں کوایک ہی خطبہ یعنی خطبہ حجۃ الوداع کا نام دے دیا گیا۔ اسی طرح بعض بے سند تاریخی روایات بھی خطبات حجۃ الوداع کے نام سے متداول ہوچکی ہیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ محسن انسانیت محمد رسول اللہ کے ان خطبات کو جوکہ 'حجۃ الوداع' کے نام سے موسوم ہیں، الگ الگ مقام اور وقت کی مناسبت سے اپنی تمام شقوں کے ساتھ مرتب کیا جاتا۔ راقم نے اس تحریر میں اسی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔لہٰذا آئندہ سطور میں اس ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ ۹،۱۰،۱۲ ذوالحجہ کے خطبات جو یوم عرفہ، یوم النحر، یوم الرؤس اوسط ایام التشریق کے نام سے مشہور ہیں، میں سے ہر خطبہ اس کے مقام و دن کے ساتھ بالترتیب لکھ دیا گیا ہے۔

خطبات میں چونکہ نبی کریم نے اعادہ کے طور پر ایک خطبہ کے کچھ جملوں کو ہر خطبہ میں بیان فرمایا، لہٰذا مکرر شدہ جملوں کو طوالت سے بچاتے ہوئے صرف ایک خطبہ میں ہی لکھ دیا گیا ہے اور غیر مکرر جملے اپنے اپنے مقام پر درج کردیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ روایات جو کسی مقام کی طرف منسوب نہیں بلکہ راویوں نے صرف حجۃ الوداع یا حجۃ النبی کی طرف منسوب کرکے انہیں روایت کیا ہے ، رقم کردی گئی ہیں۔ اور اس میں صرف احادیث کی کتب سے صحیح روایات کا چناؤ کیا گیا ہے۔ تاریخی روایات کی اسنادی حیثیت ثانوی ہونے کی وجہ سے ان روایات سے گریز کیا گیا ہے، تاکہ رسول اللہ کے اقوال مستند طور پر پیش کئے جاسکیں۔کوشش کی گئی ہے کہ صحیح و مقبول روایات ہی ان خطبات کا حصہ بنیں اور اس چیز کوممتاز کرنے کے لئے غیر مستند روایات کو آخر میں ان کے ضعف کی نشاندہی کے ساتھ درج کردیا گیا ہے۔

حجۃ الوداع کاپس منظر

نبوت کے ۲۳ سال پورے ہونے کو تھے،آپ نے اللہ کا پیغام لوگوں تک کما حقہ پہنچا دیا تھا اور آپ ؐ کا مشن پایہ تکمیل تک پہنچ چکا تھا۔یقینا آپ کو اس کا احساس تھا جس کا پتہ آپ کی وصیت سے چلتا ہے جو آپ نے حضرت معاذ کو یمن کا گورنر مقرر فرما کر بھیجتے ہوئے فرمائی تھی۔ آپ نے حضرت معاذ کو ۱۰ ہجری

میں یمن کا گورنر مقرر کیا اور وصیت کی کہ ''اے معاذ! غالبا تم مجھ سے میرے اس سال کے بعد نہ مل سکو گے، بلکہ غالبا میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو گے-حضرت معا ذ یہ سن کر رسول اللہ ا کی جدائی کے غم میں رونے لگے- ''(1)

حج کامہینہ قریب تھا اور ضرورت اس بات کی تھی کہ رہبر اعظمؐ کی لوگوں سے آخری ملاقات اور آپ کے وصیتی ارشادات لوگوں تک پہنچ جائیں-سو آپ نے اس سال حج کا ارادہ فرمایا اور اسی منصوبہ کے پیش نظر اطرافِ مکہ میں اس کا اعلان کر دیا گیا کہ نمائندگانِ قبائل اپنے قبائل کے افراد کے ساتھ اس اجتماع میں حاضر ہوں-مسلمانانِ عرب جوق در جوق مکہ کی طرف روانہ ہونے لگے تھے-دوشنبہ کے روز ظہر کے بعد مدینہ سے مکہ کی طرف کوچ فرمایا-

آپ تقریبا آٹھ دن سفر کرنے کے بعد ۴ذی الحجہ ۱۰ھ کو مکہ میں داخل ہوئے- ۸ذی الحجہ ، ترویہ کے دن آپ ؐمنیٰ تشریف لے گئے-۹ذی الحجہ کی صبح تک وہیں قیام فرمایا اور پہلاخطبہ عرفات میں ارشاد فرمایا-اور اس طرح دیگر مناسک حج ادا کرتے ہوئے ۱۰،۱۱ذی الحجہ کو بھی خطبات ارشاد فرمائے-آپ کے ساتھ شریک صحابہ اکرامؓ کی تعداد تقریبا ایک لاکھ چوالیس ہزار تھی-

وصایا اور مناسکِ حج سکھلانے کے بعد نبی اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ یوم النفر الثاني (۱۳ذی الحجہ) کو عشاء کے بعد طوافِ وداع کر کے واپس مدینہ کی طرف عازمِ سفر ہوئے-

حجۃ الوداع میں نبی نے چار خطبات ارشاد فرمائے جیسا کہ امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ''ہمارے نزدیک چار خطبات ہیں:پہلا مکہ میں کعبہ کے نزدیک ذوالحجہ کے ساتویں دن، دوسرا مسجد نمرہ میں عرفہ کے دن ، تیسرا منیٰ میں نحر کے دن، چوتھا ایام التشریق کے دوسرے دن منیٰ میں-''(2)

'ساتویں دن' کے متعلق امام بیہقی 'سنن الکبریٰ' میں ابن عمرؓ کا یہ فرما ن ذکر کرتے ہیں:

"كان رسول الله إذا كان قبل التروية خطب الناس فأخبرهم بمناسكهم"(3)

''رسول اللہ نے یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے پہلے (سات ذوالحجہ) لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا ، جس میں ان کو ان کے مناسک کے بارے میں خبر دی-''

خطبہ یوم عرفہ ... ۹ ذوالحجہ

وقت او ر دِن :نبی نے عرفہ کے دن کا خطبہ بطن وادی (عرفہ) میدانِ عرفات میں سواری پر جمعہ کے دن ظہر کی نماز سے پہلے ارشاد فرمایا جیسا کہ اس کا ذکر آگے روایات میں آرہا ہے:

سنن ابی داؤد میں خالد بن عداء سے روایت ہے کہ

" رأيت رسول الله ؤ عرفة على بعير قائم في الركابين" (4)

''میں نے رسول اللہ کو عرفہ کے دن اونٹ کی رکابوں پر کھڑے ہوکر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔''

مسلم، سنن ابی داود، مستدرک حاکم ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آپ کے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد "ثم أذّن بلال ثم أقام فصلى الظهر" بلالؓ نے اذان کہی اور ظہر کی نماز نبیؐ نے پڑھائی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے یہ خطبہ ظہر سے پہلے دیا تھا۔

حضرت عمرؓ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا۔چنانچہ آپؓ آیت (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ...)کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں وهو قائم بعرفة يوم جمعة (5)

جبکہ دوسری روایت میں أنزلت ليلة الجمعة کے الفاظ بھی ہیں اور ان دونوں روایتونمیں تطبیق کی صورت یہی ہے کہ یہ جمعہ کا دن تھا جس کی یہ آیت اتری اور حضرت عمرؓ نے جمعہ کی شام کی مناسبت سے اسے ليلة الجمعة کہہ دیا ورنہ ليلة الجمعة سے ان کی مراد جمعرات نہ تھی۔ اس سلسلے میں حافظ ابن حجر کا موقف بھی یہی ہے کہ عرفہ کا دن جمعہ کا دن تھا۔ (6) اوریہی بات صاحبِ تحفۃ الاحوذی لکھتے ہیں کہ ''یہ عرفہ کا دن تھا اور اس دن جمعہ تھا۔'' (7)

اس تحقیق کے بعد راجح بات یہی سامنے آتی ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا۔ اسی روایت کو بنیاد بناتے ہوئے ہم نے دوسرے دو خطبوں کے دنوں کا تعین یوم النحربروز ہفتہ، یوم الرؤس بروز سوموار کیا ہے۔ واللہ أعلم

خطبہ یومِ عرفہ کی روایات درج ذیل ہیں:

* امام بیہقی مسور بن مخرمہ سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ نے عرفات میں حمدوثنا کے بعد خطاب فرمایا۔ (8)

* حضرت جابر نبی کریم کا حج بیان کرتے ہوئے خطبہ حجۃ الوداع کے متعلق بیان کرتے ہیں:

فأتى بطن الوادي، فخطب الناس وقال: إن دماءكم وأموالكم حرام عليكم، كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا، ألا كل شيئ من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع، ودماء الجاهلية موضوعة وإن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث، كان مسترضعا في بنى سعد فقتله هزيل، وربا الجاهلية

موضوع، و أوّل ربا أضع ربانا، ربا عباس بن عبد المطلب، فإنه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله، واستحللتم فروجهن بكلمة الله، ولكم عليهن أن لا يوطئن فروشكم أحداً تكرهونه، فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربًا غير مبرح، ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف، وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصتم به: كتاب الله، وأنتم تُسألون عني، فما أنتم قائلون؟ قالوا: نشهد أنك قد بلغت وأدّيت ونصحت،فقال بإصبعه السبابة، يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس: اللهم! اشهد، اللهم! اشهد ثلاث مرات (9)

''نبیﷺ کریم بطن الوادی میں آئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، رواں مہینے کی اور موجودہ شہر کی حرمت ہے- سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی- جاہلیت کے خون بھی ختم کردیئے گئے اور ہمارے خون میں سب سے پہلا خون جسے میں ختم کررہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے- یہ بچہ بنو سعد میں دودھ پی رہا تھا کہ انہی ایام میں قبیلہ ہزیل نے اسے قتل کردیا اور جاہلیت کا سود ختم کردیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کررہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے- اب یہ سارا کا سارا سود ختم ہے-

ہاں! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ذریعے حلال کیا ہے- ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جو تمہیں گوارا نہیں- اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو لیکن سخت مار نہ مارنا، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں معروف کے ساتھ کھلاؤ اور پہناؤ اور میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور تم سے میرے متعلق پوچھا جانے والا ہے تو تم لوگ کیا کہو گے؟ صحابہ نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے تبلیغ کردی، پیغام پہنچا دیا اور خیرخواہی کا حق ادا کردیا-

یہ سن کر آپﷺ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ رہ-'' (10)

* عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

"ألا وإني فرطكم على الحوض، وأكا ثربكم الأمم فلا تسودوا وجهي،ألا وإني مستنقذ أناسا، ومستنقذ مني أناس فأقول: يارب! أصيحابي فيقول: إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك" (11)

''آگاہ رہو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، حوضِ کوثر پراور میں

تمہارے سبب اس اُمت کی کثرت پر فخر کروں گا، مجھے شرمندہ نہ کرنا-خبردار! کچھ لوگوں کو مینچھوڑ دوں گا اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑوالئے جائیں گے- میں کہوں گا: اے میرے ربّ! یہ تو میرے اصحاب ہیں، سو وہ فرمائے گا تو نہیں جانتا جو اُنہوں نے تیرے بعد نئی بدعتیں ایجاد کیں-''

*عرفہ کے دن ہی یہ آیت بھی نازل ہوئی :

(اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الِاسْلاَمَ)(12)

آ ج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا-''

اس کے متعلق حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ"إني لأعلم أي مكان أنزلت ورسول الله واقف بعرفة "(13)

''بے شک میں بہتر جانتا ہوں کہ یہ کس مقام پر نازل ہوئی ، نبی اس وقت عرفہ میں تھے -''

خطبہ یوم النحر... ۱۰ء ذوالحجہ

عن رافع بن عمرو المزني قال رأيت رسول الله يخطب الناس بمنى حين ارتفع الضحى على بغلى شهباء وعلي يعبر عنه والناس بين قائم وقاعد" (14)

''رافع کہتے ہیں کہ میں نے نبی کو چاشت کے وقت دن چڑھے سواری پر خطاب کرتے سنا، حضرت علی آپ کا خطاب دہرا رہے تھے، سامعین مینبعض بیٹھے اور بعض کھڑے تھے -''

خطبہ میں فرمایا:

"يا أيها الناس أي شهر أحرم؟ قالوا: هذا الشهر، قال أي يوم أحرم؟ قالوا: هذا وهو يوم النحر، قال: فأي بلد أعظم عند الله حرمة؟ قالوا: هذا، قال: فإن دماء كم وأموالكم وأعراضكم محرمة عليكم كحرمة يومكم هذا في شهر كم هذا، في بلدكم هذا إلى يوم تلقون ربكم ألا هل بلغت؟ قال الناس: نعم، فرفع يديه إلى السماء ثم قال: اللهم اشهد، ثم قال: ليبلغ الشاهد منكم الغائب" (15)

''اے لوگو! کون سا مہینہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے، لوگوں نے کہا: یہی مہینہ- فرمایا کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آج کا دن اور وہ یوم النحر تھا- پھر آپ نے پوچھا: اللہ کے نزدیک سب سے حرمت والاشہر کون سا ہے تو صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ یہی ہے- تب آپ نے فرمایا کہ تمہارا خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرمت والے ہیں جس طرح یہ مہینہ، یہ دن اور اس شہر کی حرمت ہے اور یہ اس دن تک ہے جس دن تم اپنے ربّ سے ملاقات کرو گے- خبردار! کیا میں نے

تمہیں پیغام پہنچا دیا۔ لوگوں نے کیا جی ہاں! تو نبی ا نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا: اے اللہ گواہ رہ، پھر آپؐ نے فرمایا: ہر حاضرغائب کو یہ دعوت پہنچا دے۔''

* حضرت جابر فرماتے ہیں، آپ نے نحر کے دن فرمایا:

«ویقول لتأخذوا مناسککم فإني لا أدري لعلي لا أحج بعد حجتی هذه»(16)

''آپ فرما رہے تھے کہ لوگو! تم حج کے طریقے سیکھ لو، میں اُمید نہیں کرتا کہ اس حج کے بعد حج کرسکوں۔''

* امام بخاری اپنی صحیح میں ابوبکرہ کی روایت لائے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

«الزمان قد استدار کهیئة یوم خلق السماوات والأرض، السنة اثنا عشر شهرًا منها أربعة حرم، ثلاثة متوالیات: ذوالقعدة ، وذو الحجة والمحرم، ورجب، مضر الذي بین جمادی وشعبان» (17)

''زمانہ گھوم پھر کر اپنی اس دن کی ہیئت پر پہنچ گیا ہے جس دن اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ مہینے کا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے کے ہیں۔ تین پے درپے یعنی ذیقعد، ذی الحجہ اور محرم اور ایک رجب،مضر(قبیلے کا) جو جمادی الآخرة اور شعبان کے درمیان ہے۔''

*مزید فرمایا:

"فإن دماءکم وأموالکم وأعراضکم علیکم حرام، کحرمة یومکم هذا في بلدکم هذا، في شهر کم هذا، وستلقون ربکم فیسألکم عن أعمالکم، ألا فلا ترجعو بعدي ضلالا، یضرب بعضکم رقاب بعض، ألا لیبلغ الشاهد الغائب فلعل بعض من یبلغه أن یکون أوعی له من بعض من سمعه" (18)

''اچھا تو سنو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں تمہارے آج کے دن کی حرمت ہے۔ اور تم لوگ بہت جلد اپنے پروردگار سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا، لہٰذا دیکھو میرے بعد پلٹ کر گمراہ نہ ہوجانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو جو شخص موجود ہے، وہ غیر موجود تک (میری باتیں) پہنچا دے۔ کیونکہ بعض وہ افراد جن تک (یہ باتیں (پہنچائی جائیں گی، وہ بعض (موجودہ) سننے والوں سے کہیں زیادہ ان باتوں کے دروبست کو سمجھ سکیں گے۔''

* سلیمان بن عمرو بن اَحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ کے ساتھ تھے ، آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا بیان کی اور وعظ فرمایا:

"ألا لا يجنى جان إلا على نفسه، ولا يجني والد على ولده ولا ولد على والده، ألا إن المسلم أخو المسلم، فليس يحل لمسلم من أخيه شيئ إلا ما أحل من نفسه. ألا وإن كل ربا في الجاهلية موضوع، لكم رؤوس أموالكم، لا تظلمون ولا تظلمون غير ربا العباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله" (19)

''یاد رکھو! کوئی بھی جرم کرنے والا اپنے سوا کسی اور پر جرم نہیں کرتا)یعنی اس جرم کی پاداش میں کوئی اور نہیں بلکہ خود مجرم ہی پکڑا جائے گا (کوئی جرم کرنے والا اپنے بیٹے پر یا کوئی بیٹا اپنے باپ پر جرم نہیں کرتا)یعنی باپ کے جرم میں بیٹے کو یا بیٹے کے جرم میں باپ کو نہیں پکڑا جائے گا) خبردار! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کی کوئی بھی چیز دوسرے مسلمان کے لئے حلال نہیں جب تک وہ خود حلال نہ کرے۔ خبردار! جاہلیت کا ہر قسم کا سود اب ختم ہے، تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ ہی تم ظلم کا شکار ہو۔ عباس بن عبدالمطّلب کا سود سارے کا سارا ختم ہے۔''

* انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: خطبنا رسول الله بمسجد من منی کہ رسول اللہ نے ہمیں مسجدِخیف میں جو کہ منیٰ میں ہے، خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا:

«نضر الله امرأ سمع مقالتي فحفظها ووعاها، ثم ذهب بها إلى من لم يسمعها، فربّ حامل فقه ليس بفقيه ورب حامل فقه إلى من هو أفقه منه» (20)

''تروتازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے میری بات کو سنا، حفظ کیا اور یاد کیا۔ پھر اس کو اس تک پہنچایا جس نے اسے سنا نہیں۔کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خود فقیہ نہیں،مگر فقہ(بصورتِ حدیث) کو اٹھائے پھرتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو اپنے سے زیادہ فقیہ شخص تک اس فقہ(حدیث) کو پہنچانے والے ہیں۔''

اسی روایت کو کچھ الفاظ کے اضافہ کے ساتھ حضرت جبیر بنؓ مطعم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے مسجدِخیف، (منیٰ) میں سنا:

«نضر الله عبدًا سمع مقالتي، فحفظها ووعاها، وبلغها من لم يسمعها، فربّ حامل فقه لا فقه له، وربّ حامل فقه إلى من هو أفقه منه، ثلاث لا يغل عليهن قلب مؤمن: إخلاص العمل لله، والنصيحة لأئمة المسلمين، ولزوم جماعتهم فإن دعوتهم تحفظ من ورائهم»(21)

''تروتازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے میری بات کو سنا، حفظ کیا اور یاد کیا۔ پھر اس کو جس نے نہیں سنا، اس تک پہنچایا۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو خود غیر فقیہ ہیں مگر فقہ (حدیث)کو اٹھائے پھرتے ہیں۔اور بہت سے فقہ اٹھانے والے اپنے سے زیادہ فقہ والے

کی طرف بات لے جاتے ہیں۔
...تین چیزیں ہیں جن پر مؤمن کا دل خیانت (تقصیر) نہیں کرتا: صر ف اللہ کے لئے عمل کے اخلاص میں، اور مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیرخواہی میں، اور ان کی جماعت سے چمٹے رہنے میں، بے شک ان کی دعا ان پچھلے لوگوں کو بھی گھیر لیتی ہے۔''

* احوص اپنے والدسے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے حجۃ الوداع (یوم النحر) میں فرمایا:

"ألا إن الشيطان قد أيس أن يُعبد في بلدكم هذا أبداً ولكن سيكون له طاعة في بعض ما تحتقرون من أعمالكم، فيرضى بها ... ألا يأمتاه !هل بلغت؟ ثلاث مرات، قالوا: نعم، قال: اللهم اشهد ثلاث مرات" (22)

''یاد رکھو! شیطان مایوس ہوچکا ہے کہ اب تمہارے اس شہر میں کبھی بھی اس کی پوجا کی جائے لیکن اپنے جن اعمال کو تم لوگ حقیر سمجھتے ہو، ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے راضی ہوگا۔ خبردار، اے میری اُمت! کیا میں نے تمہیں تبلیغ کردی، یہ تین دفعہ کہا۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپؐ نے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ۔''

* عمرو بن یثربی سے روایت ہے کہ نبی کریم نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

«ولا يحل لامرء من مال أخيه الا ما طابت به نفسه» (23)

''کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے مال میں سے لے جب تک وہ اپنی خوشی سے نہ دے دے۔''

* عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہ نبی نے منیٰ کے خطبہ میں فرمایا:

«إن الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث، فلا يجوز لوارث وصية، الولد للفراش وللعاهر الحجر، ومن ادعى إلى غير أبيه، أو تولى غير مواليه، فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل منه صرف ولا عدل» (24)

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کے لئے ثابت کردہ حصہ مقرر کردیا ہے اور وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ بچہ اس کاہے جس کے بستر پر تولد ہوا اور بدکار کے لئے پتھر!۔ جس نے اپنے باپ کے بجائے کسی دوسرے کو باپ قرار دیا یا جس غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو آقا ظاہر کیا تو ایسے شخص پراللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف لعنت ہے، اس سے (قیامت کے دن) کوئی بدلہ یا عوض قبول نہ ہوگا۔''

* حضرت اُمّ الحصین سے مروی ہے کہ نبی نے فرمایا:

«إن أُمّر عليكم عبد مجدع أسود يقودكم بكتاب الله تعالى فاسمعوا له وأطيعوا» (25)
''اگر کوئی حبشی یعنی ناک بریدہ غلام بھی تمہارا امیر ہو اور وہ تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔''
* عبد اللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا:
«يأيها الناس! إياكم والغلو في الدين، فإنه أهلك من كان قبلكم الغلو في الدين» (26)
''لوگو! مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں اسی سے برباد ہوئیں''
* امام احمد بن حنبل، مرۃؓ سے روایت لائے ہیں کہ جس میں نبیؐ نے منیٰ کے دن خطبہ دیا اور ایک لمبے وعظ کے بعد فرمایا:
«ألا وقد رأيتموني وسمعتم مني وستسألون عني فمن كذب على فليتبوأ مقعده من النار» (27)
''خبردار! تم لوگوں نے مجھ سے سن لیا اور مجھے دیکھ لیا، عنقریب تم سے میرے بارے میں سوال ہوگا پس جس نے بھی مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔''

خطبہ یوم الرؤس اوسط ایامِ التشریق... ۱۲ ذوالحجہ

یہ خطبہ پچھلے دو خطبوں کی طرح کا تھا۔ نبی کریم نے یہ خطبہ سوموار کو سواری پر منیٰ کے مقام پر 'اوسط ایام التشریق' میں ارشاد فرمایا۔سنن ابی داود میں ابو نجیح سے روایت ہے کہ وہ بنی بکر کے دو آدمیوں سے روایت کرتے ہیں:
رأينا رسول الله يخطب بين أوسط أيام التشريق، ونحن عند راحلته، وهي خطبة رسول الله التي خطب بمني (28)
''ہم نے نبی کو اوسط ایام تشریق میں منیٰ کے مقام ،پرخطبہ ارشاد فرماتے دیکھا، اس وقت ہم ان کی سواری کے قریب ہی تھے اور منیٰ کا خطبہ یہی ہے ۔''
"ونحن عند راحلته" سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سواری پر تھے۔
اس بارے میں مزید روایات درج ذیل ہیں:
* امام بیہقی اپنی 'سنن' میں سراء بنت نبہاء کی روایت لائے ہیں، وہ فرماتی ہیں:
"سمعت رسول الله ، يقول في حجة الوداع: هل تدرون أي يوم هذا قال وهو اليوم الذي يدعون يوم الرؤس، قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: هذا أوسط أيام التشريق: هل تدرون أي بلد هذا؟ قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: هذا الشهر الحرام، ثم قال: إني لا أدري لعلى لا ألقاكم بعد هذا ألا وإن

دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا حتى تلقوا ربكم فيسألكم عن أعمالكم ألا فليبلغ أقصاكم أدناكم ألا هل بلغت" (29)

''میں نے رسول اللہ سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے، کیا تم جانتے ہو، یہ کون سا دن ہے؟ اور یہ وہ دن تھا جسے 'یوم الرؤس' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ سب لوگوں نے کہاکہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا! یہ اوسط ایام التشریق ہے اور تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: یہ مشعر الحرام ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میں نہیں جانتاشاید اس وقت کے بعد میں تم سے ملاقات کروں۔ بے شک تمہارا خون، تمہارے اَموال اور تمہاری آبروئیں تمہارے ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن حرمت والا ہے اور یہ شہر حرمت والا ہے ، یہاں تک کہ تم اپنے ربّ سے جاملو ۔ عنقریب وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا۔ خبردار! تمہارا قریب والا دور والے کو یہ باتیں پہنچا دے۔خبردار! کیا میں نے تم کو تبلیغ کردی۔''

* خطبہ اوسط ایام التشریق کے متعلق حافظ نورالدین ہیثمی ابونقرۃ سے روایت لائے ہیں جس میں آپؐ کا فرمان یوں روایت کیا گیا ہے:

"يأيها الناس إن ربكم واحد وأباكم واحد ألا لا فضل لعربي على عجمي ولا لعجمي على عربي ولا أسود على أحمر ولا أحمر على أسود إلا بالتقوى" (30)

''لوگو! بے شک تمہارا ربّ ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے، ہاں عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر،سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔''

*ابنِ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اوسط ایام التشریق کو ہی سورہ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) نازل ہوئی۔ (31)

حجۃ الوداع کے غیرمعین خطبات

حجۃ الوداع کے وہ فرمودات جنہیں راویوں نے کسی جگہ کی طرف منسوب کئے بغیر بیان کردیا، درج ذیل ہیں:

* ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نبیؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھا ، آپ نے سب سے پہلے اللہ کی حمدوثنا بیان کی ، پھر فرمایا:

"ألا لعلكم لاتروني بعد عامكم هذا، ألا لعلكم لا تروني بعد عامكم هذا ألا لعلكم لا تروني بعد عامكم هذا، اعبدو ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهر كم و حجو بيتكم و أدوا زكوتكم طيبة بها أنفسكم تدخلوا جنة ربكم عزوجل" (32)

''سال کے بعد شاید تم مجھے نہ دیکھ سکو، خبردار! اس سال کے بعد شاید تم مجھے نہ دیکھ سکو۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو،

پانچوں وقت کی نماز پڑھو اور حج کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ یہ سب کام خوشی سے سرانجام دو تو تم اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔‘‘

* امام بخاری اپنی ’صحیح‘ میں ابن عمرؓ کی روایت لائے ہیں جس کے الفاظ یوں ہیں:

"فحمد الله وأثنى عليه ثم ذكر المسيح الدجال فأطنب في ذكره وقال ما بعث الله من نبي إلا أنذر أمته، أنذره نوح والنبيون من بعده وإنه يخرج فيكم فما خفي عليكم من شأنه فليس يخفي عليكم أن ربكم ليس على ما يخفى عليكم ثلاثا، إن ربكم ليس بأعور، وإنه أعور عين اليمنى فأن عينه عنبة طافية، ويلكم، أو ويحكم انظروا لا ترجعوا بعد كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض" (33)

’’آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا کہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی اُمت کو اس (دجال) سے نہ ڈرایا ہو۔ نوحؑ اور اس کے بعد آنے والے نبیوں نے بھی اس کے بارے میں ڈرایا۔ وہ تم (امت ِمحمدیہ کے زمانہ) میں ظاہر ہوگا اور یہ بات تم خوب جانتے ہو، اس کی حالت بھی تم سے ڈھکی چھپی نہیں اور نہ ہی یہ بات تم پر مخفی ہے کہ تمہارا ربّ ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو تمہارے لئے پردہ میں ہیں (یہ تین دفعہ فرمایا)۔ اور فرمایا : تمہارا ربّ کانا نہیں جبکہ اس (دجال) کی دائیں آنکھ کانی ہے اور وہ آنکھ اس طرح ہے جس طرح پھولا ہوا منقیٰ ہوتا ہے۔ افسوس تم پر دیکھو! میرے بعد کفر میں نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنا شروع کردو۔‘‘

دوسری جگہ حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ

"قال في حجة الوداع لجرير، استنصت الناس فقال: لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم ر قاب بعض " (34)

’’نبی کریم نے حجۃ الوداع میں حضرت جریر کو فرمایا کہ لوگوں کو چپ کروائیں، پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔‘‘

*ابوامامہ الباہلی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يأيها الناس! خذوا من العلم قبل أن يُقبض العلم وقبل أن يرفع العلم وقد كان أنزل الله عزوجل (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُوُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَلَكُمْ عَفَا اللهُ عَنْهَا وَاللهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ) قال فكنا نذكرها كثيرا من مسألته وأتقينا ذلك حين أنزل الله على نبيه قال فأتينا أعرابيا فرشوناه برداءه قال فاعتم به حتى رأيت حاشية البرد خارجة من حاجبه الأيمن قال: ثم قلنا له سل النبي قال فقال له يا نبي الله! كيف يرفع العلم منا وبين أظهرنا المصاحف وقد تعلمنا ما فيها وعلمناها نساءنا وذرارينا وخدمنا قال فرفع النبي رأسه وقد علت وجهه حمرة من الغضب قال فقال: أي ثقلتك أمك !هذه

الیهود والنصاری بین أظهرهم المصاحف لم یصبحوا یتعلقوا بحرف مما جاء تهم به أنبیاؤهم ألا وإن من ذهاب العلم أن یذهب حملته، ثلاث مرات" (35)

''اے لوگو! علم حاصل کر لو قبل اس کے کہ وہ قبض کرلیا جائے اور اٹھا لیا جائے (اور اس وقت تک یہ آیت نازل ہوچکی تھی (یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْیَاءَ إِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُوْء کُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَلَکُمْ عَفَا اللہُ عَنْھَا وَاللہ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ)کسی نے پوچھا کہ علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا حالانکہ ہمارے پاس مصاحف موجود ہیں، ہم اس کو سیکھتے ہیں اور ان میں موجود (مسائل) اپنی عورتوں، اولاد اور خادموں کو بھی سکھلاتے ہیں؟ تونبی کریم نے سر اٹھایا اور آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہورہا تھا، فرمایا! تیری ماں تجھے گم پائے، یہود و نصاریٰ کے درمیان بھی تو مصاحف موجود تھے لیکن انہوں نے اپنے انبیاکی لائی ہوئی آسمانی کتابوں میں سے ایک حرف کے ساتھ بھی سروکار نہ رکھا۔ خبردار علم کے ختم ہوجانے کی ایک یہ بھی شکل ہے کہ اس کے جاننے والے ختم ہوجائیں ، آپ نے یہ بات تین دفعہ کہی۔''

*فضالہ بن عبیدۃ انصاری سے روایت ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"سأخبرکم، مَنِ المسلم؟ من سلم الناس من لسانه ویده والمؤمن من أمنه الناس علی أموالهم وأنفسهم، والمهاجرین هجر الخطایا الذنوب، والمجهدین جاهد نفسه في طاعة الله تعالی" (36)

''عنقریب میں تمہیں خبردوں گا کہ مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ سلامت رہیں، اور مؤمن وہ ہے جس سے لوگوں کے اموال اور جانیں امن میں رہیں، مہاجر وہ ہے جوگناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے اور مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔''

* ابوامامہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی سے سنا کہ

"إن الله قد أعطی کل ذي حق حقه فلا وصیة لوارث" (37)

''بے شک اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا، اب وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں۔''

* حارث بن برصاء فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے حجۃ الوداع میں سنا، آپ نے فرمایا:

"من اقتطع حال أخیه بیمین فاجرة فلیتبوأ مقعده من النار" (38)

''جس شخص نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم سے ہتھیایا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔''

* ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اور فرمایا:

"یأیها الناس! إني قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا أبداً: کتاب الله وسنة نبیه إن کل مسلم أخ المسلم المسلمون إخوة" (39)

''اے لوگو! بے شک میں تم میں وہ چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، وہ ہے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔ بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

ایسی غیر مستند روایات جو خطبہ حجۃ الوداع کی طرف منسوب ہیں:

* عبدالرحمن بن یزید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"أرقائکم، أرقائکم، أطعموهم مما تأکلون، واکسوهم مما تلبسون فإن جاء وا بذنب لا تریدون أن تغفروه فبیعوا عباد الله ولا تعذبوهم" (40)

''اپنے غلاموں کا خیال رکھو! جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ، جو خود پہنو، وہی ان کو پہناؤ... اگر وہ کوئی ایسی غلطی کر بیٹھیں کہ تم معاف نہ کرنا چاہو تو ان کو سزا مت دو بلکہ انہیں اللہ کے بندوں کو بیچ دو۔ ''

حکم:یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں عاصم بن عبیداللہ جو کہ ابن عاصم بن عمر بن الخطاب ہے، ضعیف ہے۔ اس کے علاوہ یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۱۷۹۳۵(، طبرانی (۶۳۶،۲۲) میں بھی ہے۔ اور ان دونوں سندوں میں سفیان ثوری کی تدلیس ہے...اسی طرح طبقات ابن سعد (۲۷۷،۳) اس میں عبداللہ الاسدی جو کہ ابواحمد الزبیری کی کنیت سے معروف ہے ضعیف راوی ہے کیونکہ یہ سفیان ثوری کی حدیث کے بارے میں غلطیاں کرتا ہے...مجمع الزوائد (۲۳۶،۴) میں ھیثمی نے ذکر کیا اور کہا کہ اس روایت کو احمد اور طبرانی نے بھی اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان میں عاصم بن عبیداللہ ضعیف ہے۔ الغرض غلاموں کے بارے میں اس مضمون کی حجۃ الوداع کے حوالے سے کوئی مستند روایت نہیں۔

نوٹ:لیکن ان الفاظ کے ساتھ یہ صحیح روایت بھی موجود ہے :

"إخونکم خولکم جعلکم الله تحت أیدیکم فمن کان أخوة تحت یده فلیُطعمه مما یأکل ولیلبسه مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فإن کلفتموهم فأعینوهم" (41)

لیکن وہ خطبہ حجۃ الوداع کی طرف منسوب نہیں۔

* ابوحرہ الرقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے

اوسط ایام التشریق میں فرمایا:
"ألا ومن كانت عنده أمانة، فليؤدها إلى من ائتمنه عليها" (42)
حکم:یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس میں علی بن زید ضعیف ہے جو کہ ابن جدعان کی کنیت سے معروف ہے۔
*ابوامامۃ الباہلی سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں نبی نے فرمایا:
"لا تنفق امرأة شيئا من بيتها إلا بإذن زوجها، قيل :يارسول الله! ولا طعام؟ قال: ذلك أفضل أموالنا، لعارية مؤداة، والمنيحة مردودة، والدين يقضى والزعيم غارم"(43)
''ہاں عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں، قرض ادا کیا جائے، عاریتا واپس کی جائے، عطیہ لوٹایا جائے، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔''
حکم:یہ روایت بھی ضعیف ہے کیونکہ اس میں اسماعیل بن عیاش مُختلط راوی ہے۔ اس معنی کی روایت (ابوداود :۳۵۶۵، ابن ماجہ:۲۳۹۸) وغیرہ میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے لیکن خطبہ حجۃ الوداع کی طرف منسوب نہیں کی گئی۔
* ابن عمر سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اوسط ایام التشریق میں فرمایا:
(إِنَّمَا النَّسِیُٔ زِيَادَةٌ فِیْ الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَه عَامًا وَيُحَرِّمُوْنَه عَامًا لِّيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللهُ) كانوا يحلون صفرًا عاما، ويحرمون المحرم عاما ويحرمون صفرًا عاما، ويحلون المحرم عاما، فذلك النسيئ " (44)
''سال کی کبیسہ گری کفر میں ایک زیادتی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اس کے باعث بہکائے جارہے ہیں۔ وہ اسے ایک سال حلال کرلیتے ہیں اور اسے ایک سال حرام کرلیتے ہیں، تاکہ اس تعداد کا تکملہ کرلیں جو خدا نے حرام کررکھی ہے اور نسئ اس کوکہتے ہیں کہ وہ لوگ محرم کو ایک سال حرام قرار دیتے اور ایک سال صفر کو حلال قرار دیتے ، اسی طرح ایک سال صفر کے مہینے کو حرمت والا بنا دیتے ہیں تو ایک سال محرم کو لڑائی کے لئے حلال قرار دیتے ہیں۔''
حکم:یہ روایت ضعیف ہے ، اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔
* ابن صامت سے روایت ہے کہ آپ نے عرفہ کے دن فرمایا:
"إن الله قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم في طالحيكم ينزل المغفرة فتعمهم ثم يفرق المغفرة في الأرض فتقع على كل تائب ممن حفظ لسانه ويده وإبليس وجنوده على جبال عرفات ينظرون ما يصنع الله فيهم، فإذا نزلت المغفرة دعا وجنوده بالويل" (45)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے صالحین کو بخش دیا اور ان کی ضعیف اعمال والے لوگوں کے بارے میں بھی سفارش قبول کی جس کی و جہ سے اللہ کی رحمت اُترنے لگی اور عام ہونے لگی، پھر یہ مغفرت زمین پر بکھیر دی گئی، زبان اور ہاتھ کے گناہوں سے بچنے والے ہر تائب پریہ واقع ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم کو ابلیس اور ا س کا لشکر عرفات کے پہاڑوں پر سے دیکھ رہے ہیں۔ جب بھی اللہ کی رحمت اُترتی ہے تو ابلیس اور اس کے لشکر واویلا کرتے ہیں۔''

حکم:یہ روایت موضوع ہے ،الحسن بن علی ازدی حدیثیں گھڑنے والا راوی ہے۔

اس روایت کی سند کے بارے میں ابن حبان لکھتے ہیں:

"ليس هذا الحديث من كلام رسول الله ولا من حديث أبي هريرة ولا الأعرج ولا مالك والحسن بن علي كان يضع على الثقاة لا يحل كتب حديثه ولا الرواية عنه حلال" (46)

''یہ روایت اللہ کے رسول کے کلام میں سے نہیں ہوسکتی اور نہ ہی ابوہریرۃ کی کلام ہے اور نہ اعرج و مالک کے کلام میں سے ہے۔ حسن بن علی الازدی ثقات پر جھوٹ باندھتا تھا، اس سے روایت کرنا جائزنہیں۔''

* حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا:

"المؤمن حرام على المؤمن كحرمة هذا اليوم، لحمه عليه حرام أن ياكله بالغيبة يغتابه وعرضه عليه حرام أن يظلمه وأذاه عليه حرام أن يدفعه دفعا" (47)

''مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے اس طرح حرمت والا جس طرح آج (یوم الاضحی) کا دن حرمت والا ہے اور مؤمن کا گوشت دوسرے مؤمن پر حرام ہے جو وہ اس کی غیبت کرکے کھاتا ہے اور اس کی عزت بھی حرام ہے کہ ظلم کرکے اس کی بے عزتی کرے اور اس کو ردّ ِ دور کرکے تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے۔''

حکم:یہ روایت ضعیف ہے، اس میں محمد بن اسماعیل بن عیاش ضعیف ہے۔

* سنن ابن ماجہ میں ابی مطیر سے مروی ہے کہ نبیؐ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"يأأيها الناس خذوا العطاء ماكان عطاء فإذا تجاحفت قريش على الملك وكان عن دين أحدكم فدعوه" (48)

(آپ لوگوں کو نصیحت فرما رہے تھے ، نیک کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع کررہے تھے۔ سو آپ نے فرمایا :اے لوگو! (حاکم) کی بخشش کو لے لیا کرو جب تک وہ بخشش رہے (یعنی

موافق شرع کے حاصل ہو اور موافق شرع کے تقسیم ہو) پھر جب قریش ایک دوسرے کے ساتھ بادشاہت کے لئے لڑنا شروع کردیں اور یہ عطا فرض کے بدلہ میں ملے تو اس کو چھوڑ دو۔''

حکم:یہ روایت ضعیف ہے، دیکھئے حوالہ مذکورہ ؛ ضعیف سنن ابی داؤد للالبانی

* کعب بن عاصم الاشعری کہتے ہیں کہ میں نے اوسط ایام التشریق میں نبیؐ سے خطبہ سنا، آپؐ فرمارہے تھے:

"المؤمن على المؤمن حرام كحرمة هذا اليوم لحمه عليه حرام أن ياكله بالغيب ويغتابه وعرضه عليه حرام أن يخرقه ووجهه عليه حرام أن يلطمه وأذاه عليه حرام أن يؤذيه وعليه حرام أن يدفعه دفعا يتعتعه" (49)

''مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے اس طرح حرمت والا ہے جس طرح آج کا یہ دن حرمت والا ہے۔اس کاگوشت بھی اس پر حرام ہے، وہ جو اس کی غیبت کر کے کھاتا ہے۔اس کی عزت کو تار تار کرنا، چہرے پر تھپڑ مارنا، اس کو اذیت دینا اور دھکے دے کر دفع دور کرنا بھی حرام ہے -''

حکم:اس روایت میں کرامۃ بنت الحسن مجہول ہے۔

* ابوامامہ الباہلی سے روایت ہے کہ آپؐ نے یوم العرفہ کو فرمایا:

"ألا كل نبي قد مضت دعوته إلا دعوتي فإني قد ذخرتها عند ربي إلى يوم القيامة، أما بعد! فإن الانبياء مكاثرون فلا تخزوني فإني جالس لكم على باب الحوض" (50)

''خبردار! ہر نبی اپنی دعا کے ساتھ گزر چکے لیکن میں نے اپنے ربّ کے پاس اپنی دعا قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر چھوڑی ہے۔ پس بے شک انبیا اپنی اپنی امت کی کثرت دیکھ رہے ہوں گے، سو تم مجھے خفت میں نہ ڈالنا، میں تمہارے لئے حوضِ کوثر کے دروازے پر بیٹھا ہوں گا۔''

حکم:یہ روایت ضعیف ہے ، اس میں بقیۃ بن الولید مدلس ہے۔

* امام ابوداؤد اپنی 'سنن' میں باب الخطبۃ علی المنبر بعرفۃکے تحت روایت لائے ہیں

عن رجل من بني ضمرة، عن أبيه، أو عمه قال: رأيت رسول الله وهو على المنبر بعرفة"

''بنو ضمرہ)قبیلہ) کا ایک آدمی اپنے والد یا چچا سے روایت کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ا کو دیکھا، وہ عرفہ کے روز منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔''

حکم:یہ روایت ضعیف ہے۔ (51)

حاصل بحث

حجۃ الوداع' کی و جہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ؐکا یہ آخری حج تھا،اس

کو ’حجۃ الاسلام‘بھی کہا جاتا ہے اس وجہ سے کہ ہجرت کے بعد آپؐ نے یہی ایک حج کیا، اس کے علاوہ اس کو’حجۃ البلاغ‘کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے، کیونکہ رسول اللہ نے جملہ مسائل حج اس کے ذریعے قول اور فعل اور کردار کے آئینہ میں دکھا دیئے اور اسلام کے اُصول و فروع سے آگاہ کر دیا۔ تاہم ان ناموں میں سے ’حجۃ الوداع‘ زیادہ مشہور ہوا، کتبِ احادیث میں اکثر راوی اسی نام سے روایت کرتے ہیں۔

خطبہ حجۃ الوداع کی دفعات اصل میں آپ کے متعدد خطبات کی صورت میں ہیں جو آپ نے مختلف مقامات پر مختلف دنوں میں ارشاد فرمائے ۔ مؤرخین اور سیرت نگاروں نے اپنی کتب میں آپ کے ان خطبات کی روایات کو اکٹھا بیان کر دیا ہے جس سے ان میں متون احادیث کا ریکارڈ تو محفوظ ہوگیا، لیکن ان احادیث کے مقام اور اوقات کی تعیین رہ گئی ۔اسی طرح ان دفعات کو جمع کرنے والوں نے بھی اس تقسیم کا اہتمام نہیں کیا حالانکہ خطبہ حجۃ الوداع کی تمام تر احادیث چار خطبوں سات، نو ، دس اور بارہ ذوالحجہ کے خطبات پر مشتمل ہے اور متداول خطبات حجۃ لوداع کی دفعات میں بہت سی روایات غیر مستند ہیں جنکی صحت کا التزام نہیں کیا گیاالبتہ وہ روایات جو احادیث کی کتب میں درج ہیں اور ماہرین اسماء الرجال کی چھلنی سے گزر کے آئی ہیں ان کی استنادی حالت پر اطمنان کیا جاسکتا ہے جبکہ تاریخ و سیرت کی اکثر کتب میں خطبات حجۃ الوداع کی غیر معتبر روایات کو من و عن حمع کردیا گیا ہے اور اس کی مثالیں ہمیں سیرت کی اردو کتب میں جابجا ملتی ہیں -

حوالہ جات و حواشی

1.احمد بن حنبل، مسند احمد ،مکتبہ دار صادر، س ن،۵/ ۲۳۵۔ ہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ،دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1988ء،۹/۲۲
2.النووی،المنہاج شرح مسلم،مکتبہ الغزالی، دمشق، س ن،۹/۵۷
3.البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین،السنن الکبری ،۱ دار المعرفۃ ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ ، 1355ھ،۵/۱۱
4.البانی، محمد ناصر الدین، صحیح سنن ابی داؤد،المکتبۃ الاسلامی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 1989ء،کتاب المناسک ، باب الخطبۃعلی المنبر بعرفۃ، رقم الحدیث: 1917
5.بخاری، محمد بن اسماعیل،صحیح البخاری،مکتبہ دار السلام، الریاض، 2004ء،کتاب الایمان ، باب زیادۃ الایمان و نقصانہ ، رقم الحدیث :45 ،
6.ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، فتح الباری ،ا دار ہ النشر الکتب

الاسلامیہ، لاہور، 1981ءؔ،۲،۷۰
7.مبارکپوری، عبد الرحمٰن، تحفۃ الاحوذی،شرح جامع الترمذی، نشر السنۃ، ملتان، س ن، ۴،۹۶
8.بیہقی ، السنن الکبری،۵،۱۲۵
9.مسلم، ابن حجاج،صحیح مسلم ، ، مکتبہ دار السلام، الریاض، 2004ء،کتاب الحج ، باب حجۃ النبی ،رقم الحدیث :1218
10.مبارکپوری، صفی الرحمٰن، الرحقیق المختوم،المکتبۃ السلفیہ، لاہور، 1988ء ، ص: ۷۳۳
11.البانی، محمد ناصر الدین، صحیح سنن ابن ماجہ، المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 1989ء،کتاب المناسک ، باب الخطبۃ یوم النحر ،رقم الحدیث :۲۴۸
12.المائدۃ5:۳
13.بخاری ، الصحیح الجامع ،کتاب المغازی ، باب حجۃ الوداع ، رقم الحدیث :۴۴۰۷
14.بیہقی ،السنن الکبری :۵،۱۴۰
15.ہیثمی ، مجمع الزوائد:۳،۲۶۹
16.مسلم ،الصحیح الجامع ، کتاب الحج ، باب استحبا ب رمی جمرۃ العقبۃ ،رقم الحدیث :۱۲۹۷،
17.بخاری، الصحیح الجامع ،کتاب المغازی ، باب حجۃ الوداع ، رقم الحدیث :۴۴۰۶
18.بخاری، الصحیح الجامع، کتاب التوحید ، باب قولہ تعالی (وجوہ یومئذ ناضرۃ)،رقم الحدیث :7447
19.ترمذی محمد بن عیسی ، السنن الترمذی ،مکتبہ مصطفی البابی ، مصر، طبعہ ثانیہ ،1395ھ،ابواب تفسیر القرآن ، باب ومن سورۃ التوبۃ،رقم الحدیث :3087
20.البانی ، محمد ناصر الدین ، صحیح الترغیب ،مکتبہ المعارف ، الریاض ، س ن، رقم الحدیث :91
21.البانی ،صحیح ابن ماجہ، کتاب المناسک ، باب الخطبۃ یو م النحر ، رقم الحدیث :۲۴۸۰،احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۴،۸۰
22.البانی ، صحیح سنن ابن ماجہ کتاب المناسک ، باب الخطبۃ یو م النحر ،رقم الحدیث :3056
23.احمد بن حنبل ، مسند احمد۳،۴۲۳،، بیہقی، السنن الکبری :۶،۹۷
24.البانی ، صحیح سنن ابن ماجہ ،رقم الحدیث :۲۱۹۲- الصنعانی، عبد الرزاق، بن ہمام، مصنف عبد الرزاق ،مکتبہ المجلس العلمی، الطبعۃ الاولیٰ، 1972ء،رقم الحدیث :۱۶۳۰۶
25.مسلم ،الصحیح الجامع ، کتاب الحج ، باب استحبا ب رمی جمرۃ العقبۃ، رقم الحدیث :۱۲۹۸

26.البانی ، صحیح سنن ابن ماجہ ، کتاب المناسک ، باب قدر حصی الرمی ،رقم الحدیث : ۲۴۵۵
27.احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۵،۴۱۲
28.البانی ، صحیح سنن ابی داود، کتاب المناسک ، ای یوم یخطب بمنی ، رقم الحدیث :۱۷۲، بیہقی، السنن الکبری :۵،۱۵۱
29.بیہقی، السنن الکبری :۵،۱۵۱، ہیثمی ،مجمع الزوائد:۳،۲۷۳
30.ہیثمی ، مجمع الزوائد:۳،۲۶۶،احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۵،۴۱۲
31.بیہقی، السنن الکبری:۵،۱۵۲
32.احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۵،۲۶۲۔ الحاکم، ابو عبد اللہ الحاکم، المستدرک ،دار المعرفۃ ، بیروت، س ن،۱،۹
33.بخاری، الصحیح الجامع ،کتاب المغازی ، باب حجۃ الوداع ، رقم الحدیث :۴۴۰۲،۴۴۰۳
34.بخاری، الصحیح الجامع، کتاب المغازی ، باب حجۃ الوداع ،رقم الحدیث :۴۴۰۵
35.احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۵،۲۶۶
36.الہیثمی، علی بن ابی بکر، کشف الاستار من زوائد البزار، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 1979ء،رقم الحدیث :۱۱۴۳
37.البانی ، ناصرالدین ،ارواء الغلیل،المکتب الاسلامی،الطبعہ الاولی،6،1979،87،رقم الحدیث :1655
38.المنذری، عبد العظیم، عبد القویم، الترغیب والترہیب،دار المعرفۃ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 2008ء،2،622
39.حاکم ،مستدرک:۱،۹۳
40.احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۴،۳۶
41.احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۴۷۸۴
42.احمد بن حنبل ، مسنداحمد:۵،۷۳
43.صنعانی ، مصنف عبدالرزاق،9،48،رقم الحدیث :۱۶۳۰۸
44.ہیثمی ، کشف الاستار ر،2،34،قم الحدیث :۱۱۴۱
45.ابن الجوزی، عبد الرحمٰن بن علی، کتاب الموضوعات، مکتبہ اضواء السلف، الریاض، 1997ء، ۲،: ۲۱۶
46.ابن الجوزی ، الموضوعات:۲،۲۱۶
47.ہیثمی ، مجمع الزوائد:۳،۲۶۸
48.البانی ، ضعیف سنن ابی داود،کتاب الفرائض ، باب فی کراہیۃ الا قتراض فی آخر الزمان ، رقم الحدیث :۶۳۳
49.ہیثمی ، مجمع الزوائد:۳،۲۷۲
50.ہیثمی ، مجمع الزوائد:۳،۲۷۱
51.البانی ، ضعیف سنن ابی داؤد،کتاب المناسک ، باب الخطبۃ علی المنبر بعرفۃ ، رقم الحدیث : ۴۱۶

****